الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سلامٌ علیک

(اکیسویں صدی کی پہلی طویل نعتیہ نظم)



ریاض حسین چودھری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلامٌ علیک

ریاض حسین چودھری



نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

042-7313885

111106

نام کتاب	:	سلامٌ علیکَ
تصنیف	:	ریاض حسین چودھری
کمپوزنگ	:	محمد یامین
ضخامت	:	114 صفحات
اشاعت اوّل	:	اکتوبر 2004ء
معاون طباعت	:	شوکت علی قادری
طابع	:	سیّد محمد شجاعت رسول قادری
مطبع	:	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
تعداد	:	1,100
ناشر	:	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	:	1N-95
قیمت	:	-/125 روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11 گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

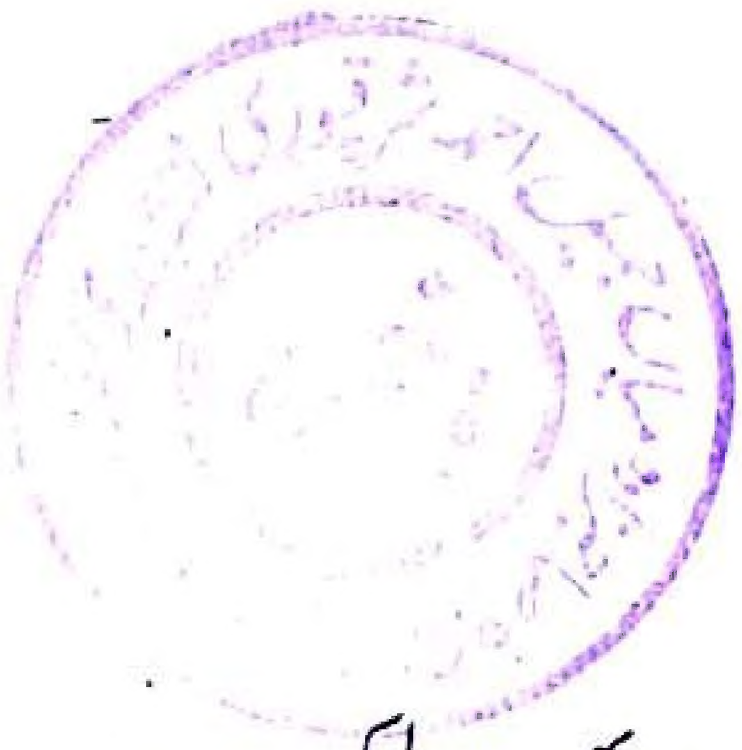
منہاج القرآن سیل سنٹر M-365 ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 5169111



اُن ملائکہ کے نام

جو درودوں کے گجرے اور سلاموں کی ڈالیاں لے کر، صبح و شام گنبدِ خضرا کے جوارِ کرم میں اترتے ہیں اور آقائے محتشم ﷺ کے درِ عطا پر حضوری کی سرشاریوں سے ہمکنار ہونے کا شرف عظیم حاصل کرتے ہیں۔

برستی آنکھو! خیال رکھنا بہت ہے نازک فضائے طیبہ
مدینہ آئے تو چپکے چپکے درود پڑھ کر سلام کرنا



پیش لفظ

ریاض حسین چودھری اُردو نعت گوئی کا معتبر و مانوس نام بھی ہے لیکن یہ مدحت رسول ﷺ کی لامحدود فہرست کا ایک خوشگوار و خوشنما اور زندہ و پائندہ نام بھی رہے گا۔ انہوں نے نعت گوئی و مدحت نبوی ﷺ کو ایک مسلک، عقیدت اور ضمیر و ایمان کا معاملہ سمجھ کر اپنایا ہے اور اردو نعت گوئی میں ایک نہایت وقیع اور ممتاز مرتبہ پالیا ہے، وہ اپنے پانچ نعتیہ مجموعوں سے دامنِ اردو کو پہلے ہی مالا مال کر چکے ہیں اور اب اپنے چھٹے نعتیہ دیوان سے جبینِ اردو کو سجانے لگے ہیں جسے انہوں نے ''سلامٌ علیک'' کا عنوان دیا ہے جو بحر متقارب کے ایک ہی طویل قصیدہ سے عبارت ہے۔ اس لحاظ سے ان کا یہ مجموعہ نعت یا قصیدہ نعتیہ ایک منفرد مجموعہ نعت ہے اور شاعر اپنے اس دعوے میں حق بجانب ہے کہ اسے اکیسویں صدی عیسوی کا اولین طویل منظومہ تخلیق کرنے کا نعتیہ شرف حاصل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی مدح و نعت گوئی میں اردو کو دنیا کی منفرد زبان ہونے کا شرف حاصل ہے کیونکہ جس کثرت اور تنوع کے ساتھ اردو کے ساتھ ساتھ دوسری پاکستانی زبانوں میں سیرتِ طیبہ پر لکھا گیا ہے اس کی مثال کسی اور زبان یا کسی اور اسلامی ملک میں مشکل سے ہی ملے گی لیکن جو نعت گوئی و مدح سرائی سرورِ کائنات ﷺ اردو میں ہوئی ہے اس کی نظیر بھی کسی اور زبان حتی کہ عربی میں بھی نہیں ملے گی۔ دنیا کی کسی زبان میں آپ کو ایسے شاعر نہیں ملیں گے جن کی شعر گوئی صرف مدحتِ نبوی ﷺ کے لئے وقف ہو اور کئی کئی دیوان یا شعری مجموعے صرف نعت گوئی پر ہی مشتمل ہوں۔ ریاض حسین چودھری اردو زبان کے ایک ایسے ہی شاعر ہیں، ان کی شاعری کا تانا بانا، لفظ و معنی، آغاز و ارتقاء اور بامِ عروج سب کچھ نعتِ نبی ﷺ کے لئے وقف ہے۔ ریاض صاحب کی نعتیہ شاعری کے مجموعوں پر اگر تاریخی ترتیب سے نظر ڈالی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی نعت گوئی بہتر سے بہترین کی طرف مسلسل بڑھ رہی ہے لیکن یہ تسلسل و استمرار جدت و تنوع اور نو بنو معانی و افکار کا بھی رنگ لئے ہوئے ہے۔ ''زرِ معتبر'' سے ''کشکولِ آرزو'' تک ان کے

دواوینِ نعت کا دلچسپ مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کا فن تو مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے وقف ہے ہی مگر وہ جس جذب و شوق، عقیدت و احترام اور قوت ایمان سے اس میدان میں آگے بڑھ رہے ہیں اس سے ان کے لئے نئے رستے بھی کھلتے جا رہے ہیں اور فکر و تخیل کی بھی نئی سے نئی دنیا رونما ہوتی جا رہی ہے، یہ ایک روشن مستقبل کی علامت ہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ ''شاعری جزوے از پیغمبری است'' اپنی معنویت اور مفہوم کی وسعتوں کے علاوہ سچائی اور حقیقت بیانی کی گہرائیوں کے لحاظ سے بھی بہت اہم اور بڑی بات ہے۔ شاعر کی عقل و شعور جب بلندیوں کا احاطہ کرنے لگتی ہے اور اس کا قلب و ضمیر حق و صداقت کی ترجمانی کا عزم بالجزم لے کر چراغِ راہ بننے کا فیصلہ کرتے ہیں تو قدرت ربانی بھی ان کی یاوری کرتی اور اپنی توفیق کو شاعر کے شامل حال فرما دیتی ہے۔ یوں شاعری بھی اس مقصد و منزل کی علمبردار بن جاتی ہے جو رب العالمین نے اپنے برگزیدہ و منتخب بندوں کا فرض منصبی بنایا ہے۔ شاعر ناموسِ نبوت کا حامی و ترجمان بھی بن جاتا ہے اور اس کے منصبِ ہدایت کا دل و جان سے محافظ ہونا بھی قبول کر لیتا ہے۔ یہاں پر آ کر شاعری رسالت و پیغمبری ہی کا جزو بلکہ شریک و سہیم بھی بن جاتی ہے ایسے میں شاعر وہی کہتا ہے جو قدرت اس سے کہلواتی ہے اور وہ وہی کام کرتا ہے جو ایمان کا تقاضا ہوتا ہے اسی لئے تو ممدوح شعراء حضرت رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''الشعراء تلامیذ الرحمن'' (شعراء کو بھی اللہ ﷻ سکھلاتے ہیں) بات دراصل ظرف کی ہے اور ظرف بھی خالق کل کی تخلیق و عطا ہے۔ جتنا کسی کا ظرف بنایا گیا ہے اتنی ہی اس میں گنجائش ہوتی ہے! نبی کا ظرف رب نے صرف حق کے لئے بنایا ہے تاہم شاعر کی صلاحیتوں کے لئے حق شناسی اور صدق بیانی کی گنجائش ضرور ہوتی ہے بشرطیکہ قدرت ربانی کی توفیق شامل حال ہو جائے۔ پھر کوئی حسانؓ بن جاتا ہے، کوئی بوصیری اور کسی کے لئے احمد شوقی بننا مقدر ہو جاتا ہے لیکن کبھی اسے ریاض حسین چودھری بننا بھی نصیب ہو جاتا ہے پھر کائنات کا ہر ذرہ اور گوشہ اپنا اپنا فریضہ انجام دے گا مگر ریاض ''دہر میں اجالا کرنے والے'' اسم پاک کی خوشبو کے لئے مدحت کے پھولوں کے گجرے تیار کرتا رہے گا:

''صبا اپنے آنچل میں اُس در کی مٹی کا غازہ چھپاتی رہے گی!

شفق اپنے چہرے پہ سرخی حیا کی سجاتی رہے گی!

گھٹا اپنے کندھوں پہ دوشالہ اوڑھے محبت کے گہرے سمندر سے پانی کی بوندوں کی خیرات لیتی رہے گی!

قلم میرا مدحت کے پھولوں کے گجرے بناتا رہے گا!

مری چشمِ تر اپنی ویران راتوں کے آنگن میں خود ناچ اٹھا کرے گی!

مری چشمِ تر مسکرایا کرے گی!

مرے سر پہ رحمت کی چادر کا سایہ رہے گا

''اسی اسمِ تازہ'' کی خوشبو سے اوراق ہستی مہکتے رہے ہیں مہکتے رہیں گے''

یوں ریاض حسین چودھری کا ذوقِ بلند، ذہنِ رسا اور فکرِ خلّاق اپنی خداداد صلاحیتوں کے طفیل فضاؤں میں بکھرے ہوئے معانی کو لباس الفاظ میں قید کر کے جب ہمارے سامنے پیش کرتی ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ واقعی وہ بھی تلمیذ رحمانی کا شرف پا کر پیغمبری کا شاعرانہ جزو بن گیا ہے یہ اس لئے ہے کہ زرِ معتبر، رزقِ ثنا، تمنائے حضوری، متاعِ قلم اور کشکولِ آرزو کا شاعر اب ''سلامٌ علیک'' کی دنیا میں قدم رکھ چکا ہے اس لئے اردو کی نعتیہ شاعری کو اب ریاض (باغ) کے کھلتے ہوئے پھولوں کے مزید کرشموں کی نہ صرف توقع رکھنی چاہیے بلکہ یقین کے ساتھ استقبال کے لئے تیار بھی رہنا چاہیے۔

''سلامٌ علیک'' ریاض حسین چودھری کا تازہ مجموعہ نعت (بلکہ طویل قصیدہ نعتیہ) ہی نہیں، اردو نعت کی دنیا کے لئے ایک شاعرانہ کرشمہ ہے۔ اس نے جو مدحت رسولِ ﷺ کے گجرے تیار کرنے کا اعلان بلکہ عزم بالجزم ظاہر کیا تھا وہ اپنے پہلے دیوانِ نعت کے بعد سے مسلسل یہی گجرے تیار کرتے کرتے اب ''سلامٌ علیک'' تک آن پہنچا ہے مگر ''ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں!!'' ابھی تو بوصیریؒ، نبہانیؒ اور شوقیؒ کا رنگ

اختیار کرنے اور اردو نعت کو ایک نئی دنیا سے روشناس کرانے کے لئے اٹھے ہیں۔ قدرت نے ریاض کو جو بے پناہ تخلیقی صلاحیتیں عطا کی ہیں، تلمیذِ رحمان ہونے اور جزوے از پیغمبری پانے کا جو شرف حاصل ہوا ہے ''سلامٌ علیک'' تو اس کی تمہید ہے۔ ابھی کئی ایک طویل تر اور پھر'' طویل ترین'' نعتیہ قصائد آئیں گے۔ انشاء اللہ! اور مجھے اپنے ساتھی اور دوست مرحوم و مغفور حفیظ تائب کے ان الفاظ سے مکمل اتفاق ہے اور اسے ایک نعت گو شاعر کا دوسرے نعت گو شاعر کے لئے خراجِ تحسین بھی سمجھتا ہوں بلکہ ''ولی را ولی سی شناسد'' کے محاورہ کے مطابق حفیظ تائب کی جوہرشناسی اور قدردانی کی بھی داد دیتا ہوں، انہوں نے فرمایا تھا:

''ریاض حسین چودھری کی نعت میں اس قدر تسلسل (اور روانی بھی ہے) ایسی گہری وابستگی، اتنی تازگی و شگفتگی اور اس درجہ وسعت و ندرت ہے کہ اس کی خوبیوں کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔''

بیشک جزوے از پیغمبری سے نوازے جانے والے اس تلمیذِ رحمانی کی خداداد صلاحیتوں کا احاطہ کرنا مشکل ہے اور اس کا تازہ ثبوت ''سلامٌ علیک'' ہے۔ ''سلامٌ علیک'' (جسے شاعر نے اکیسویں صدی عیسوی کی پہلی طویل نعتیہ نظم قرار دیا ہے) اسے اردو زبان کا ایک طویل نعتیہ منظومہ ہے (قصیدہ بھی کہہ سکتے ہیں) اور شاید یہ دعویٰ بھی درست ہو کہ اکیسویں صدی عیسوی کے نقطہ آغاز سے تادم تحریر اور کوئی طویل نعتیہ منظومہ وجود میں نہ آیا ہو، اگر بات اثبات میں کی جائے تو پھر یقیناً ہمارے شاعر ریاض حسین چودھری اس منفرد اعزاز کے حامل ہیں کہ انہوں نے سرورِ کائنات ﷺ کی مدح میں اس صدی کی اولین طویل نظم یا قصیدہ لکھنے کا شرف حاصل کرلیا ہے تاہم اس منفرد اعزاز سے قطع نظر یہ طویل منظومہ اپنے تخلیق کار کو اور بھی بہت کچھ دلوانے کا وسیلہ ہوگا!

ریاض صاحب کا یہ طویل منظومہ جو خلیل بن احمد کی سولہ بحروں میں سے ہلکی پھلکی اور آسان بحر متقارب (فعولن فعولن فعولن فعول چار بار مکرر) میں ہے تقریباً چھ سو اشعار پر مشتمل ہے بشرطیکہ ''سلامٌ علیک'' والا ایک شعر بھی ہر بند کے ساتھ شمار کیا جائے۔

بصورت دیگر آٹھ سو کے قریب اشعار بنتے ہیں اس لحاظ سے یہ منظومہ اردو کی طویل منظومات و قصائد میں شمار ہو گا شاعر نے اپنے اس طویل منظومہ میں افکار و معانی کے جس تنوع اور کثرت کی دنیا آباد کی ہے، شاعرانہ حکمت کے جو موتی اور جواہر پروئے یا نظم کئے ہیں اور حسنِ لفظ کے ساتھ جمالِ معنی کے جو پھول سجائے ہیں وہ تو قاری کے سامنے ہیں اور وہ ان سے لطف اندوزی کے ساتھ ساتھ ایمان افروزی و روح پروری کا سامان بھی کر سکتا ہے تاہم وسیع سمندر میں سے چند موتی مشتے از خروارے کے مترادف سامنے لانا اور ان کی طرف متوجہ کرنا ہمارا فریضہ منصبی بھی ہے!

مسلمان اہل علم و قلم اس حقیقت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور اس پر پوری طرح حرف بہ حرف عمل پیرا بھی ہیں کہ جس طرح کلام ربانی الحمد شریف یا سورت الفاتحہ یا ام الکتاب سے شروع ہوتا ہے اسی طرح مسلم اہل علم بھی اپنی بات کا آغاز حمدِ باری تعالی سے کیا کرتے ہیں یہ دراصل سرکارِ ہر عالم و ہر جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کے مترادف ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کل امرذی بال لم یبدأ باسم اللہ (أو بحمداللہ) فھو ابتر یعنی ہر اہمیت والا جو کام اللہ تعالی کے پاک نام سے (یا اللہ کی حمد و ثنا سے) شروع نہیں کیا جائے گا وہ نامکمل و ناقص رہے گا! ریاض حسین چودھری نے بھی اس حدیث پر عمل پیرا ہونے کا فریضہ خوب خوب نبھایا ہے چنانچہ پہلے پانچ بند اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے لئے مختص ہیں! پہلی وحی ربانی اقراء کے صیغہ امر سے شروع ہوتی ہے اور علم کی فرضیت کا پیغام دیتے ہوئے علم و قدرت خداوندی، احترام آدمیت، نطق و بیان کی عظمت اور قرطاس و قلم کی بڑائی اور کارفرمائی کا احساس دلاتی ہے۔ ''سلام علیک'' کا شاعر بھی کتاب زندہ قرآن حکیم کے انہی معانی و مفاہیم کو اپنے ان حمدیہ بنود (بند کی جمع) میں سمونے کی کوشش کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے نعتیہ قصیدہ کا نقطۂ آغاز ہے:

قلم سر جھکائے ورق کی جبیں پر
سجائے دیے شب کو قصرِ یقیں پر

حکومت ہے اس کی فلک پر زمین پر
خدا آپ ﷺ کا سب سے اعلیٰ و بالا
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

نوکِ قلم، جبینِ ورق، چراغِ شب، قصرِ یقیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی ملکوت السموات والارض کے تین مصرعوں کے بعد آخری تین مصرعے درود و سلام کے لئے مختص ہیں! یہاں گویا حمد و مدح کی سرحدیں ملا کر محبّ و محبوب کے ناقابل انقطاع رشتہ ابدی و سرمدی کا احساس دلایا گیا ہے حمد کے یہ پانچ بند یہی حسن و جمال لئے ہوئے ہیں مگر حمد کا پانچواں اور آخری بند خدائے لم یزل کو تمام ارض و سماوات کا ربِّ مطلق اور دکھی انسانیت کا واحد سہارا بنانے کے ساتھ ساتھ شاعرانہ جھجک اور تواضع و تردد سے مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا احساس بھی دلاتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ یہ ارض و سماوات کی کائنات تو بجی ہی محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہے! لولاک لما خلقت الا فلاک کے اعلانِ خداوندی کی رو سے اپنے رب کی اس تمام خدائی کے مالک تو آپ ﷺ ہی ہیں!

وہ صحرائے غم میں سہارا ہے سب کا
سبھی کچھ سبھی کچھ، سبھی کچھ ہے رب کا
کروں کیا بیاں میں مقامِ ادب کا
خدا کی خدائی کے مالک ہو آقا ﷺ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

حمد باری تعالیٰ کی بائے بسم اللہ کے بعد مدحتِ رسول ﷺ کے لئے تمہید تیار ہوتی ہے اور شاعر اپنے رب سے متاعِ ہنر کی سند کے لئے تمنا کرتا ہے اور ردائے ابد کی

طلب دعا بنتی ہے تو پذیرائی کی مالا کے لئے آرزو کرتے ہوئے اشک رواں سے قصیدہ تحریر ہوتا ہے۔ ہمارے شعراء کا یہی معمول رہا ہے، دور افتادہ اسلامی اندلس کے شعراء بیت اللہ کی عظمت و تقدیس کے قصیدے لکھتے، روضۂ رسول ﷺ کے لئے ہدیہ مدح و سلام لکھتے اور حج کے لئے آنے والوں کے ہاتھ بطور ارمغان ارسال کردیتے تھے، تاہم مولانا جامی جیسے مدحت گو شعرائے فارسی دوش ہوا کو قاصد بناتے اور اپنی فریاد بارگاہِ بے کس پناہ میں بھجوادیتے تھے۔

نسیما! جانب بطحا گذر کن!
زا حوالم محمد ﷺ را خبر کن!

ہمارے ریاض حسین چودھری بھی پیروِ جامی معلوم ہوتے ہیں چنانچہ ''سلامٌ علیک'' کا ہدیۂ مدینہ دوشِ ہوا کے سپرد کرتے ہیں، سلاموں کی ڈالیاں ہیں، درودوں کے گجرے ہیں جو شعروں میں سجائے جاتے ہیں جن کے لفظ لفظ میں عقیدت مند شاعر کے دل کی دھڑکنیں سنائی دے رہی ہیں اور اشکوں سے تحریر شدہ قصیدہ ''سلامٌ علیک'' سراپا تمنا بن کر دوشِ ہوا پر روانہ ہو رہا ہے! واہ کیا منظر ہے:

سلاموں کی ڈالی درودوں کے گجرے
ہواؤں نے دستِ تمنا پہ رکھے
ہر اک لفظ میں دل غلاموں کے دھڑکے
ریاض اپنے اشکوں سے لکھے قصیدہ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

بُنودِ قصیدہ کا ایک طویل سلسلہ ہے جو عقود جواہر کی صورت زینت قرطاس ہیں، ان تمام بنود و عقود کو چھونا نوکِ قلم کے بس میں نہیں لیکن اتنی بات قابل توجہ ہے کہ ریاض کو

یہ یقین ہے کہ وہ دنیا میں آیا ہی مدحِ رسول ﷺ کیلئے ہے، یہ وہ حظِ سعید ہے جو قسام ازل نے اس کے مقدر میں لکھ دیا تھا تاہم شاعر کی آرزو یہ ہے کہ وہ اپنے اس ازلی و ابدی ہنر کے لئے حرفِ تازہ کا متمنی ہے اور یہ تمنائے ابداع اور آرزوئے تخلیق ہر کامل فن کا مقدر ہے:

ازل سے ہتھیلی پہ ہے حرفِ مدحت
ازل سے ملا ہے یہ حسنِ بلاغت
ازل ہی سے حاصل ثنا کی ہے دولت
ورق پر کھلے یا نبیؐ ، حرف تازہ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

شاعر جو صاحبِ شعور بھی ہو اور باضمیر بھی وہ مدحتِ رسول ﷺ کے وقت نہ تو اپنی عرض داشت کو بھول سکتا ہے، نہ اپنے گردو پیش کو فراموش کرسکتا ہے اور نہ اس کے بارے میں یہ غلط فہمی ہونی چاہیے کہ وہ امت مسلمہ کے دکھ درد اور انسانیت کے رنج والم کو پس پشت ڈال دے گا! اور ریاض چودھری تو شعورِ بلند کا مالک اور ضمیرِ زندہ کی دولت سے مالا مال ہے چنانچہ وہ اپنے اس طویل منظومے میں مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کے خوبصورت گلدستے سجانے کے ساتھ ساتھ ان تمام موضوعات کو بھی شعر میں ڈھال کر ایک فریاد اور استغاثہ کے انداز میں دربار مصطفیٰ ﷺ میں پیش کرتا ہے:

مسائل میں کب سے پریشاں ہیں آنکھیں
حضورؐ آنسوؤں سے فروزاں ہیں آنکھیں
پشیماں پشیماں، پشیماں ہیں آنکھیں
ہے حیرت کی مٹی سے منظر اٹا سا!

سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

اور امت مرحومہ کا یہ حال ہے کہ:

چراغِ عزائم بجھا ہی بجھا اب
اثاثہ یقیں کا لٹا ہی لٹا اب!
دریچہ قضا کا کھلا ہی کھلا اب!
کرے کیا بھلا امتِ بے ارادہ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

حتیٰ کہ تازہ صلیبی وصیہونی یلغار بھی زبان شاعر پر فریاد ہی فریاد بن گئی ہے:

صدی یہ غلاموں پہ کتنی ہے بھاری
تنزل ہے آقا تسلسل سے جاری
عجب بے حسی کا یہ عالم ہے طاری
عدو چار جانب سے ڈالے ہیں گھیرا
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!
سلامٌ علیکَ، سلامٌ علیکَ!

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

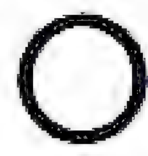
لاہور: ۱۶ جولائی ۲۰۰۴ء

''بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے دورود بھیجتے ہیں اس (غیب بتانے والے) نبی پر اے ایمان والو! اُن پر خوب درود وسلام بھیجو''

(الاحزاب، ۳۳:۵۶)

قلم سر جھکائے ورق کی جبیں پر
سجائے دیے شب کو قصرِ یقیں پر
حکومت ہے اُس کی فلک پر زمیں پر
خدا آپ ﷺ کا سب سے اعلیٰ و بالا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



وہی اپنے بندوں کا حاجت روا ہے
مصیبت کی گھڑیوں میں مشکل کشا ہے
وہ سب کا خدا ہے، وہ سب کا خدا ہے
وہی رزق تقسیم ہے کرنے والا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

وہی اپنے بندوں کا روزی رساں ہے
وہی اپنی مخلوق کے درمیاں ہے
ازل سے ابد تک وہی حکمراں ہے
اُسی کی ہے نصرت پہ کامل بھروسہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



خدا کی خدائی کا ڈنکا بجا ہے
اُسی کی بڑائی کا چرچا ہوا ہے
رسولوں نے پہلا سبق یہ دیا ہے
وہ خالق ہے، رازق ہے، مالک ہے سب کا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

وہ صحرائے غم میں سہارا ہے سب کا
سبھی کچھ، سبھی کچھ، سبھی کچھ ہے رب کا
کروں کیا بیاں میں مقامِ ادب کا
خدا کی خدائی کے مالک ہو آقا ﷺ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



تصوّر میں، سرکار ﷺ ، در پر کھڑا ہوں
سمٹ کر نگاہوں میں بھی آ گیا ہوں
حضور ﷺ ، آپ ﷺ کی نعت لکھنے لگا ہوں
عطا کیجئے کوئی حرفِ منزہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

متاعِ ہنر بھی سند مانگتی ہے
شعورِ بزرِ نیک و بد مانگتی ہے
خدا سے ردائے ابد مانگتی ہے
پذیرائی کی، ہو عطا مجھ کو، مالا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



سلاموں کی ڈالی، درودوں کے گجرے
ہواؤں نے دستِ تمنا پہ رکھے
بہ اک لفظ میں دل غلاموں کے دھڑکے
ریاضؔ اپنے اشکوں سے لکھے قصیدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کریمٌ کریمٌ کریمٌ کریمٌ
رحیمٌ رحیمٌ رحیمٌ رحیمٌ
عظیمٌ عظیمٌ عظیمٌ عظیمٌ
سحابِ کرم آپ ﷺ کا کُھل کے برسا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



کلیمٌ کلیمٌ کلیمٌ کلیمٌ
یتیمٌ یتیمٌ یتیمٌ یتیمٌ
حکیمٌ حکیمٌ حکیمٌ حکیمٌ
گلِ نو دمیدہ، گلِ نو دمیدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

امینٌ امینٌ امینٌ امینٌ
مبینٌ مبینٌ مبینٌ مبینٌ
متینٌ متینٌ متینٌ متینٌ
شگفتہ، شگفتہ، شگفتہ، شگفتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



منیرٌ منیرٌ منیرٌ منیرٌ
بشیرٌ بشیرٌ بشیرٌ بشیرٌ
نذیرٌ نذیرٌ نذیرٌ نذیرٌ
حضور ﷺ آپ ﷺ کا نام حرفِ تمنا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

منیبٌ منیبٌ منیبٌ منیبٌ

حبیبٌ حبیبٌ حبیبٌ حبیبٌ

خطیبٌ خطیبٌ خطیبٌ خطیبٌ

بھرے نورِ وحدت سے میرا بھی سینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



خلیلٌ مطیعٌ عزیزٌ شہیدٌ

حریصٌ فصیحٌ شکورٌ رشیدٌ

لطیفٌ حلیمٌ حمیدٌ مجیدٌ

حضور ﷺ آپ ﷺ کے عہد روشن میں ہوتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ رب کی عطا ہی عطا ہیں
کرم ہی کرم ہیں، سخا ہی سخا ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ سر تا قدم اِک دُعا ہیں
ازل سے ابد تک غلاموں کے آقا ﷺ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



گراں تاجِ ختمِ نبوت ملا ہے
شفاعت کا بھی اذنِ ربی ہوا ہے
یہی نام عرشِ بریں پر لکھا ہے
حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں سارے نبیوں کے دولھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ کا نامِ نامی منوّر
معطر، معطر، معنبر، معنبر
حضور ﷺ آپ ﷺ کا قرض ہے ہر بشر پر
کھڑی در پہ ہے امتِ بے وسیلہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

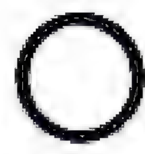


ازل سے ہتھیلی پہ ہے حرفِ مدحت
ازل سے ملا ہے یہ حسنِ بلاغت
ازل ہی سے حاصل ثنا کی ہے دولت
ورق پر کھلے، یا نبی ﷺ، حرفِ تازہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کہے ہر گھڑی چشمِ نم "یا محمد ﷺ"
کرے سجدہ۔ ریزی قلم یا محمد ﷺ!
کرم یا محمد ﷺ! کرم یا محمد ﷺ!
کھچے چار جانب محبت کا ہالہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

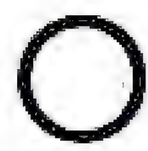


قدم چومتے ہیں فلک کے ستارے
حضور ﷺ آپ ﷺ کے ہر کفِ پا کے صدقے
اتر آئی ہے کہکشاں آسماں سے
سراجاً منیرا ، سراجاً منیرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

خدا نے عطا کی اِمامت ابد تک
رسالت ابد تک، قیادت ابد تک
شریعت پہ مبنی ثقافت ابد تک
ہدف شب کا ہیں آپ ﷺ کے نام لیوا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہی انتہائے کرم ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تو ردائے کرم ہیں
کہ ہم سر بسر التجائے کرم ہیں
کرم کی کرم کی کرم کی ہو برکھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

عطاؤں کا مینہ آپ ﷺ برسا رہے ہیں
مقدر زمانوں کا چمکا رہے ہیں
دیا اُس کا تقسیم فرما رہے ہیں
مجھے مانگنے کا نہ آیا قرینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

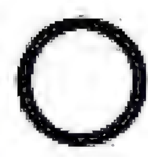


شہا! دستِ رحمت میں پتھر بھی بولیں
حضور ﷺ آپ ﷺ صدیوں کے عُقدے بھی کھولیں
حضور ﷺ آپ ﷺ کو کن جواہر میں تولیں
حضور ﷺ آپ ﷺ حرفِ ستائش سے بالا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

صبا آپ ﷺ کے نقشِ پا چومتی ہے
لبوں پر مچلتی دعا چومتی ہے
دھنک، چاندنی اور ہوا چومتی ہے
کہ جشنِ بوئے لالہ و گل ہے برپا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ کونین کی آبرو ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ کونین کی آرزو ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ کونین کی جستجو ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ کونین کا ہیں نگینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی پیشوائے بشر ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی انتہائے بشر ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ منتہائے بشر ہیں
فقط معتبر آپ ﷺ ہی کا ہے حوالہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

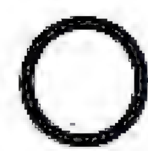


حضور ﷺ آپ ﷺ معراجِ لوح و قلم ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تاجدارِ حرم ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تو امیرِ اُمم ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ کا ذکر ہوتا رہے گا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ مہمانِ عرشِ بریں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی نورِ دینِ مبیں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ سرتاجِ بزمِ یقیں ہیں
کھڑا در پہ ہے آپ ﷺ کا ایک منگتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں نور ارض و سما کے
حضور ﷺ آپ ﷺ مونس ہیں ہر بے نوا کے
حضور ﷺ آپ ﷺ سردار ہیں انبیاء کے
کبھی جگمگائے غلاموں کی کٹیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہیں حبیبِ مکرّم
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہیں رسولِ معظم
ملا آپ ﷺ ہی کو شفاعت کا پرچم
کرم کی نظر کیجئے گا خدا را

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تو وقارِ عجم ہیں
حریمِ رسالت کا جاہ و حشم ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی سائبانِ کرم ہیں
ہے گردابِ غم میں غلاموں کی نیّا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ردائے تحفظ خدا نے عطا کی
گھٹا سر پہ چھائی اُسی کی رضا کی
فضا جھوم اٹھی ہے ارض و سما کی
کہ میلاد پڑھتا ہے ہر اِک صحیفہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



دیے آج خوشبو جلائے ہوئے ہے
صبا بھی دریچے سجائے ہوئے ہے
کہ رحمت بھی نور اپنا چھائے ہوئے ہے
مبارک حضور ﷺ آپ ﷺ کا سب کو آنا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

زمیں پر شہِ بحر و بر بن کے آئے
شبِ ناروا کی سحر بن کے آئے
حضور ﷺ آپ ﷺ خیر البشر ﷺ بن کے آئے
کہ اولادِ آدم نہ کھائے گی دھوکہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

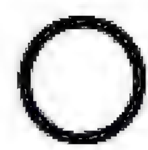


حضور ﷺ آپ ﷺ آئے تو تقدیر بدلی
کتابِ حقائق کی تحریر بدلی
حروفِ ستائش کی تفسیر بدلی
حضور ﷺ انقلابِ یقیں پھر ہو برپا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ محبوب ہیں کبریا کے
حضور ﷺ آپ ﷺ مظہر ہیں نورِ خدا کے
کہ ہیں حرفِ روشن کتابِ دُعا کے
مچلتی ہے سینوں میں عرضِ تمنا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

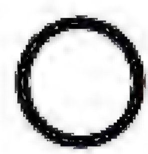


حضور ﷺ آپ ﷺ ہی مرکزِ انس و جاں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی حامیٔ بیکساں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی قائدِ مرسلاں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی حور و غلماں کے ماوی

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہر بشر کے ہیں ہادی
غلامانِ بے۔ مال و زر کے ہیں ہادی
ہر اک ذرۂ خشک و تر کے ہیں ہادی
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی حرفِ آخر دُعا کا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

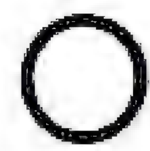


حضور ﷺ آپ ﷺ عرشِ بریں کی ہیں زینت
حضور ﷺ آپ ﷺ فرشِ زمیں کی ہیں زینت
حضور ﷺ آپ ﷺ قلبِ حزیں کی ہیں زینت
حضور ﷺ آپ ﷺ کا ذکر ہے سب سے اُونچا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

زمیں آپ ﷺ کی، آسماں آپ ﷺ کا ہے
تصور میں بھی آستاں آپ ﷺ کا ہے
مری چشمِ تر میں زماں آپ ﷺ کا ہے
میں لبیک لبیک کہتا رہوں گا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہی نازشِ کل جہاں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی فخرِ کون و مکاں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی رحمتِ بیکراں ہیں
ہے اسمِ گرامی بڑی شان والا

سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی مخزنِ علم و حکمت
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی انتخابِ مشیت
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ساقیٔ آبِ وحدت
کھڑا آپ ﷺ کے در پہ ہے ایک پیاسا

سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک

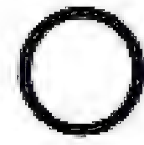


حضور ﷺ آپ ﷺ ہی سربراہِ رسولاں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی مہرِ صبحِ درخشاں
حضور ﷺ آپ ﷺ کا ذکر خوشبو بداماں
حضور ﷺ آج پھر جام ہونٹوں تک چھلکا

سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیک ، سلامٌ علیک

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی مصطفیٰ مجتبیٰ ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی جانِ ارض و سما ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی خاتم الانبیاء ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تابشِ شہرِ بطحا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہی سید المرسلیں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی شہرِ دل کے مکیں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی خلق میں بہتریں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہم غریبوں کے ملجا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ ہی وجہِ تخلیقِ آدم
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی زینتِ بزمِ عالم
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی بیکسوں کے ہیں ہمدم
نقوشِ کفِ پا کا ہم پر بھی سایہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ رعنائیوں کے ہیں پیکر
حضور ﷺ آپ ﷺ ہر علم و فن کے ہیں مظہر
حضور ﷺ آپ ﷺ اُمی لقب ہیں پیمبر ﷺ
علومِ جہاں در پہ ہیں دست بستہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ کا ہر قدم سرخوشی ہے
حضور ﷺ آپ ﷺ کا ہر نفس زندگی ہے
حضور ﷺ آپ ﷺ کا ہر عمل روشنی ہے
حضور ﷺ آپ ﷺ پر ہے درودوں کی چھایا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

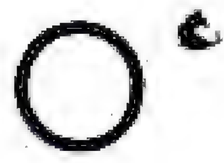


حضور ﷺ آپ ﷺ کون و مکاں کی ہیں رونق
حضور ﷺ آپ ﷺ ہر داستاں کی ہیں رونق
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہر زماں کی ہیں رونق
ازل کے بھی والی، ابد کے بھی مولا!

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ ہر خیر کی ابتدا ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہر حسن کی انتہا ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہر روشنی کی بقا ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہر لا دوا کے مسیحا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

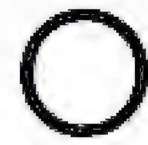


حضور ﷺ آپ ﷺ صدق و صفا کے ہیں پیکر
حضور ﷺ آپ ﷺ جود و سخا کے ہیں پیکر
حضور ﷺ آپ ﷺ فقر و غنا کے ہیں پیکر
حضور ﷺ آپ ﷺ سر تا قدم لطف فرما

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

امین اور صادق لقب آپ ﷺ کا ہے
منور، مقدس نسب آپ ﷺ کا ہے
کہ فرض احترام و ادب آپ ﷺ کا ہے
خدا سے ادب کا قرینہ ہے مانگا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



غلامی کا پرچم ہے ایمانِ کامل
ہے نقشِ کفِ پا میں عرفانِ کامل
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی تو ہیں انسانِ کامل
کرے انتہا عظمتوں کی بھی سجدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

امیرِ امم آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
چراغِ حرم آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
بہار عجم آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
حضور آپ ﷺ یٰسین، حضور آپ ﷺ طٰہٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

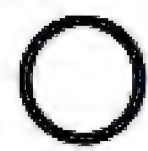


ازل سے نبی ﷺ آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
کہ ہر آگہی آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
کہ ہر روشنی آپ ﷺ ہی یا نبی ﷺ ہیں
کرے ہر بلندی کفِ پا کو سجدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

زمینوں کی ہیں آسمانوں کی رحمت
حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں کل جہانوں کی رحمت
ازل سے ابد تک زمانوں کی رحمت
حضور ﷺ آپ ﷺ ہیں حکمتوں کا خزینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ آپ ﷺ ہی سرورِ سروراں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی دلبرِ دلبراں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی مقبلِ مقبلاں ہیں
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی علم وفن کے ہیں ماوا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

نصابِ عمل جو مرتب کیا ہے
شعورِ ازل آدمی کو دیا ہے
حصارِ اماں میں اسے لے لیا ہے
عطا کیجئے گا اسے چشمِ بینا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

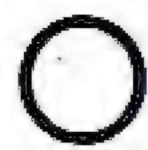


گرفتِ شبِ ناروا سے بچا کر
یتیموں کو. اپنے گلے سے لگا کر
غلاموں کو آقا کا ہمسر بنا کر
حضور ﷺ آپ ﷺ نے منظرِ شب ہے بدلا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

اخوت کے موتی لٹاتے رہے ہیں
صداقت کے سورج اگاتے رہے ہیں
چراغِ دیانت جلاتے رہے ہیں
محبت فقط آپ ﷺ کا ہے عطیہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



فضائل کی بارات اتری ہوئی ہے
شمائل کی خوشبو بھی مہکی ہوئی ہے
خصائل کی شبنم بھی بکھری ہوئی ہے
خصائص میں ہیں آپ ﷺ یکتا و تنہا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

نہیں آپ ﷺ کا کوئی ثانی نبی جی ﷺ!
کریں آج بھی مہربانی نبی جی ﷺ!
قلم کو عطا ہو روانی نبی جی ﷺ!
ہے میری لغت کا ہر اک لفظ تشنہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

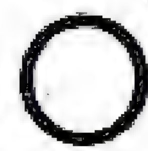


زیاں کا بھی احساس جاتا رہا ہے
چراغِ صداقت سرِ شب بجھا ہے
تفکر کا سورج کہاں چھپ گیا ہے
ہوا بند قصرِ وفا کا دریچہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مسائل میں کب سے پریشاں ہیں آنکھیں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنسوؤں سے فروزاں ہیں آنکھیں
پشیماں، پشیماں، پشیماں ہیں آنکھیں
ہے حیرت کی مٹی سے منظر اٹا سا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



تیقن کی منزل گماں میں نہیں ہے
کہ جرات دلِ ناتواں میں نہیں ہے
ہمارا کوئی اس جہاں میں نہیں ہے
برہنہ سروں پر ہے فتنوں کا پہرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

درودوں کو طشتِ ہنر میں سجا کر
قلم کو میں سینے سے اپنے لگا کر
یہ آنسو بھی چشمِ تر میں سجا کر
میں حاضر ہوں دربارِ عالی میں آقا ﷺ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



لئے اپنے ہاتھوں میں نعتوں کی ڈالی
کھڑا ہے درِ پاک پر اِک سوالی
کرم کی نظر ایک ، طیبہ کے والی
ملے، آپ ﷺ کی قاسمیت کا صدقہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

چراغِ دعا ہاتھ میں ہے کسی کے
کھلے پھول چاروں طرف روشنی کے
اُتر آئے خورشید بھی آگہی کے
کھلا لب پہ صلِ علی کا صحیفہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

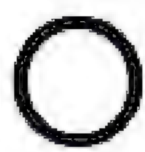


حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہیں غلاموں کے والی
بھکاری ہیں ہم آپ ﷺ کے ہیں سوالی
دکھا دیں ہمیں اپنے روضے کی جالی
نہیں زندگانی کا کوئی بھروسہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

صبا خوشبوؤں کے بناتی ہے گجرے
سرِ شاخِ جاں پھر سجاتی ہے گجرے
دھنک، رنگ و بو کے کھلاتی ہے گجرے
ثنا کا گلِ تر ہے ہونٹوں پہ مہکا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



مسائل کا سر پہ ہے طوفان آقا ﷺ
کریں مشکلیں میری آسان آقا ﷺ
اب و جد مرے سارے قربان آقا ﷺ
غلامی مری میرے ایماں کا حصہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مجھے بھی علم آگہی کا عطا ہو
ہتھیلی پہ روشن وفا کا دیا ہو
محافظ، چراغِ سحر کی، ہوا ہو
اُجالا، اُجالا نبی جی ﷺ اُجالا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



میں اپنی ہی کھوئی ہوئی اِک صدا ہوں
تہی دست ہوں در بدر ہو گیا ہوں
لئے دامنِ آرزو پھر رہا ہوں
کہ خالی ہے یا مصطفیٰ ﷺ میرا کاسہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مسائل کی دلدل میں کب سے گرا ہوں
مصائب کے جنگل میں تنہا کھڑا ہوں
حضور ﷺ آج بھی ٹھوکروں میں پڑا ہوں
مجھے اپنے دامن میں لے لیجئے گا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



شبِ غم کی تنہائیاں اور میں ہوں
حوادث کی پہنائیاں اور میں ہوں
زمانے کی رسوائیاں اور میں ہوں
مقفل ہوا ہے دعاؤں کا حجرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ہواؤں کے رحم و کرم پر ہوں کب سے
بہت خوف آنے لگا شہرِ شب سے
بچوں کس طرح چشمِ شامِ غضب سے
مری زندگی کانچ کی ایک گڑیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

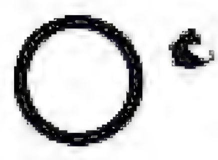


سرِ مقتلِ شب میں ماتم کناں ہوں
تخیل کے دامن پہ اشکِ رواں ہوں
نہیں جانتا، یا نبی ﷺ! میں کہاں ہوں
ہوا ختم حرفِ دُعا کا ذخیرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ندامت کے اشکوں سے دامن کو دھوئیں
جواں سال بیٹے کہاں جا کے روئیں
کہاں اپنی محرومیاں جا کے کھوئیں
ہے نوحہ کناں آج بھی ماں کی ممتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

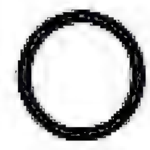


مفاہیم تبدیل ہونے لگے ہیں
شکنجے میں اہلِ ہنر آ گئے ہیں
چراغِ فصیلِ دُعا بجھ چکے ہیں
زباں پر رہے ہر گھڑی اللہ اللہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

فسردہ سے لمحات کے جال میں ہوں
اُداسی کے کب سے مہ و سال میں ہوں
کروں کیا بیاں میں کہ کس حال میں ہوں
حضور ﷺ آج بھی ہے مرا دل شکستہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



یہ پت جھڑ کا موسم محیطِ چمن ہے
حصارِ شبِ غم میں اُجلا وطن ہے
تڑپ ہے نہ کوئی، نہ کوئی لگن ہے
شبِ غم کے مارے ہوئے ہم ہیں مولا ﷺ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

پریشان بستی کا ہر اک مکیں ہے
ردائے یقیں بھی سروں پر نہیں ہے
خود اپنے لہو ہی میں ڈوبی زمیں ہے
کہاں سے نئے دن کا سورج نکلتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حوادث کا بادل بھی چھایا ہوا ہے
کہ شیرازہ ٔ اُمت کا بکھرا ہوا ہے
چمن زندگانی کا اُجڑا ہوا ہے
مرا مرثیہ میرے اشکوں نے لکھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

لہو میں ہے تر آدمی کی کہانی
نہیں عدل و انصاف کی حکمرانی
یہی ہے قیامت کی روشن نشانی
دکھاتے ہیں اہلِ ہوس کو تماشا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



گلستانِ نطق و بیاں جل رہا ہے
پرندوں کا بھی آشیاں جل رہا ہے
نئے دن کا نام و نشاں جل رہا ہے
عطا ہو خنک موسموں کا سراپا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مقدر بنا ہے یہ جرمِ ضعیفی
ہے دامن سے لپٹی ہوئی کم نصیبی
ہے امت کھڑی مقتلوں میں نبی جی ﷺ!
ہوائیں بھی دیتی نہیں آ کے پُرسا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

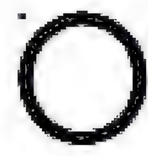


ہر اِک قریۂ زر ہے کوئے ملامت
سلاطینِ عالم کو بھی ہو ہدایت
حضور ﷺ امنِ عالم کی دیں پھر بشارت
ہے دیوار و در پر لکھا کس نے نوحہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

تشدد نے چہروں کو مرجھا دیا ہے
صداقت کے سورج کو گہنا دیا ہے
کہ ماؤں کی ممتا کو تڑپا دیا ہے
لہو چار جانب سے پھر آج برسا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



زرِ ناروا کے پجاری بہت ہیں
قطاروں کے اندر بھکاری بہت ہیں
درندہ نما یہ شکاری بہت ہیں
کہ جبرِ مسلسل مقدر ہے اپنا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

غضب، رُت بدلنے پہ آتی نہیں ہے
خزاں صحنِ گلشن سے جاتی نہیں ہے
ہوا پھول کوئی کھلاتی نہیں ہے
عمل ہر کسی کا بھی ہے بے نتیجہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

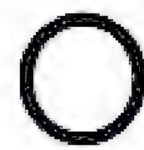


نہ اخلاق کوئی نہ کردار کوئی
نہیں گلفشاں اب چمن زار کوئی
وطن میں نہیں آج بیدار کوئی
مسلط ہے شامِ الم کا اندھیرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

فلسطین و کشمیر زخمی پڑے ہیں
کہ افغانیوں کے بھی گھر جل چکے ہیں
مقدر میں آنسو ہی آنسو لکھے ہیں
نہیں ہاتھ میں صبحِ روشن کی ریکھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



شیاطینِ عالم خدا بن گئے ہیں
زمیں پر شبِ ناروا بن گئے ہیں
ہمارے لیے کربلا بن گئے ہیں
رعونت، تکبر کا طوفاں ہے اٹھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

عذابِ مسلسل میں ہم جی رہے ہیں
درندے ہمارا لہو پی رہے ہیں
سحر کے ہمیں منتظر بھی رہے ہیں
رواں آنکھ سے ہے ندامت کا چشمہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

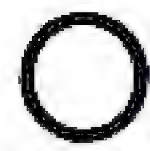


علم، عدل و انصاف کا سرنگوں ہے
نہ کوئی لگن ہے نہ کوئی جنوں ہے
کہ شام و سحر اِک فسوں ہی فسوں ہے
چلی ہے کدھر امتِ پا برہنہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مہذب دنوں سے نہیں واسطہ اب
مقفل ہے عظمت کا ہر راستہ اب
کہ تاریخ سے بھی نہیں رابطہ اب
بھنور میں ہے کب سے ہمارا سفینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



خدا کی خدائی میں زر بولتا ہے
بھرم پارساؤں کا بھی کھولتا ہے
کہ چاندی میں انسان کو تولتا ہے
نہیں معتبر سیم و زر کا حوالہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ستاروں کی تسخیر پر یہ چلا ہے
ہتھیلی پہ مظلوم کا سر دھرا ہے
مفادات کا خود بھی قیدی بنا ہے
ضمیر آدمی کا نہیں آج زندہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

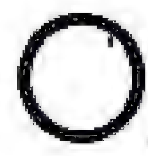


ہوا صبر کی آج نوحہ کناں ہے
اٹی گردِ غم سے رہِ کارواں ہے
بساطِ عمل پر دھواں ہی دھواں ہے
اٹھاتے ہیں ہم، آہ! صدمے پہ صدمہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

نشاں پانیوں میں بہائے گھٹا نے
دیے رہگذر کے بجھائے ہوا نے
شبستاں جلائے شبِ ناروا نے
محیطِ شب و روز ہے بختِ خفتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

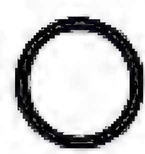


حصارِ ضعیفی میں کب تک جیوں اب
میں کس کس کے جھوٹے خدا سے ڈروں اب
نہیں کوئی پرسانِ حالِ زبوں اب
کبھی لہلہائے مرے من کا صحرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

دباؤ چراغوں پہ شب کا بہت ہے
تفاخر بھی نام و نسب کا بہت ہے
فصیلوں پہ ساماں غضب کا بہت ہے
نبی جی ﷺ! ملے امنِ عالم کا مژدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



سرِ مقتلِ شب دیے سب بجھا کر
حقوقِ آدمی کے ازل سے دبا کر
تشدد کو پیراہنوں میں چھپا کر
کرے ابنِ آدم خدائی کا دعویٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مقفل ہوئی ہے ہماری زباں بھی
نہیں عدل و انصاف کا سائباں بھی
ہے قانون جنگل کا نافذ یہاں بھی
ابھی سے زمیں پر قیامت ہے برپا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



غلاموں کا کب سے لہو بہہ رہا ہے
مسلماں ستم پر ستم سہہ رہا ہے
کوئی سر جھکا کر یہی کہہ رہا ہے
قلم وقت کا آنسوؤں میں ہے ڈوبا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

جلی خیمہ گہ سے دھواں اٹھ رہا ہے
تمناؤں کا گھر کا گھر جل چکا ہے
سروں پر بھی کوہِ گراں آ پڑا ہے
لٹے قافلے کی نہ منزل نہ جادہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

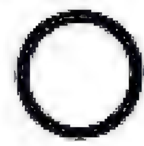


ہر اِک خیمۂ جان و دل جل چکا ہے
کہ بغداد تصویرِ حیرت بنا ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر کربلا ہے
اب اشکوں سے تر ہے فرات اور دجلہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مقاصد کے چہرے بدلتے رہیں گے
افق کے مناظر بھی ڈھلتے رہیں گے
چراغوں کو جلنا ہے جلتے رہیں گے
کرے کون پورا ہوا کا تقاضا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



بلاؤں کے سائے بھی لہرا رہے ہیں
عزائم کے چہروں کو دھندلا رہے ہیں
مسائل ہی بڑھتے چلے جا رہے ہیں
مصائب میں ہونے لگا ہے اضافہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

اُداسی میں لپٹا ہوا ہے قلم بھی
ہتھیلی پہ آنسو ہوئے ہیں رقم بھی
اگی ہے مرے کھیت میں فصلِ غم بھی
ہے کندھوں پہ اپنے دکھوں کا ہمالہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



دھنک رنگ اپنے لٹاتی نہیں ہے
چراغ آرزو کے جلاتی نہیں ہے
نشاں شامِ غم کے مٹاتی نہیں ہے
کرم از طفیل گروہِ صحابہؓ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

چمن میں کھلے پھول مرجھا گئے ہیں
مرے خوابِ آسودگی جل رہے ہیں
بدن پر اگے بال و پر جھڑ چکے ہیں
برہنہ سروں پر نہیں کوئی سایہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

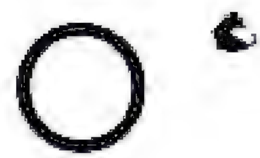


کھلے آسماں کے تلے ہے قبیلہ
بہانہ ہے کوئی، نہ ہے کوئی حیلہ
بظاہر کوئی بھی نہیں ہے وسیلہ
نہ گھر بار کوئی، نہ کوئی ٹھکانہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

ہے زنجیرِ حالات کا ایک قیدی
ہے اپنے مفادات کا ایک قیدی
غبارِ شبِ ذات کا ایک قیدی
حضور ﷺ! آدمی بن چکا ہے درندہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

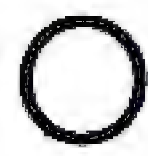


ستارے تدبر کے ڈوبے ہوئے ہیں
سرِ شاخِ دلی پھول سوکھے ہوئے ہیں
تفکر کے موتی بھی ٹوٹے ہوئے ہیں
ہمارا ہے ہر فیصلہ عاجلانہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

عدو سرخ آنکھیں نکالے گا کب تک
سروں پر بجھی راکھ ڈالے گا کب تک
ہماری وہ پگڑی اچھالے گا کب تک
کیا غیر کی ہمنوائی پہ تکیہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

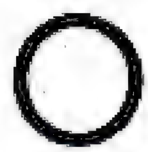


ہجومِ بوئے گل کہاں کھو گیا ہے
ستارا مقدر کا روٹھا ہوا ہے
حوادث کا سورج سروں پر کھڑا ہے
عطا پھر ہو ننگے سروں پر عمامہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

سرِ شام ظلمت افق سے اٹھی ہے
سرِ شام ہر آرزو جل رہی ہے
سرِ شام ہی روشنی بجھ گئی ہے
سرِ مقتلِ شب چھٹے یہ اندھیرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک



نہیں کوئی اپنا جسے ہم کہیں گے
رہِ خاک کا رزق بنتے رہیں گے
کڑی دھوپ کا جبر کب تک سہیں گے
حضور ﷺ آپ ﷺ ہی ہمِ غریبوں کی دنیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

عجب کسمپرسی کا عالم ہے طاری
شب و روز، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ہیں امت پہ بھاری
تدبر سے ہے ہر عمل اس کا عاری
فساد اور شر کی قیامت ہے برپا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



اِدھر بھی اُدھر بھی کئی فتنہ گر ہیں
سروں پر مسلط حلیفانِ شر ہیں
نہتے جواں اپنے سینہ سپر ہیں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی ہے ہدف صحنِ اقصیٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ہے امت حصارِ غم و ابتلا میں
کہ ہے ایک مدت سے دامِ قضا میں
نہیں جانتے ہم کہ شہرِ وفا میں
کھلا آج بھی ہے درِ شہرِ توبہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

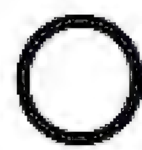


تصور بلندی کا رزقِ زمیں ہے
جہالت مکاتب میں مسند نشیں ہے
علَمْ عِلم کے ہاتھ میں بھی نہیں ہے
کبھی اوجِ رفعت پہ چمکے ستارا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

لہو میں ہے تر داستاں آدمی کی
سبھی جل بجھیں بستیاں آدمی کی
سجی ہر طرف دھجیاں آدمی کی
فضائے جہاں ہے بہت ہی کشیدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



تفکر کی شاخِ ثمر ڈھونڈتے ہیں
متاعِ یقیں کے گہر ڈھونڈتے ہیں
حضور ﷺ اپنے ہم بال و پر ڈھونڈتے ہیں
ندامت کے اشکوں سے دامن ہے بھیگا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ہے شہروں میں چہروں کا جنگل منافق
ہماری صدی کا ہے ہر پل منافق
سجاتے ہیں بستی میں مقتل، منافق
جلی شاخِ جاں پر کوئی پھول کھلتا!

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

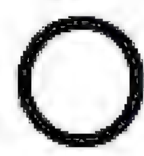


ہر اِک دشمنِ جاں ہے پیاسا لہو کا
ملوث ہیں سازش میں اغیار، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہے تضحیک و تحقیر کا سر پہ لاوا
عذابِ مسلسل کسی روز ٹلتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مفادات کی قید میں ہے ابھی تک
خرافات کی قید میں ہے ابھی تک
سیہ رات کی قید میں ہے ابھی تک
ہجوم بوئے گل اِدھر سے گزرتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



ضمیر ان کا مردہ، بدن ان کا مردہ
زباں ان کی مردہ، دہن ان کا مردہ
قلم ان کا مردہ، سخن ان کا مردہ
ہے خارش زدہ رہنماؤں کا چہرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

سرِ مقتلِ شب لہو بہہ رہا ہے
کہانی تشدد کی یہ کہہ رہا ہے
کہ انساں ازل سے ستم سہہ رہا ہے
حضور ﷺ آج ہے فتنہ و شر کا غلبہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



ہے قدغن سی پچھلے پہر کی فغاں پر
ہے دستِ تظلم بھی حرفِ اذاں پر
ہے ابلیس کی حکمرانی جہاں پر
کبھی تو بشر پر یہ ہو آشکارا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

فسادات کا آج محور ہے انساں
تضادات کا سخت پتھر ہے انساں
روایات کا زرد منظر ہے انساں
ضمیر آدمیت کا ہے پارہ پارہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک



نئے دن کی اب آرزو بھی نہیں ہے
تجسس کی، اب گفتگو بھی نہیں ہے
رواں سوچ کی آبجو بھی نہیں ہے
ہیں قعرِ مذلت میں، دیجے سہارا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

چراغِ عزائم بجھا ہی بجھا اب
اثاثہ یقیں کا لٹا ہی لٹا اب
دریچہ قضا کا کھلا ہی کھلا اب
کرے کیا بھلا امتِ بے ارادہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیک

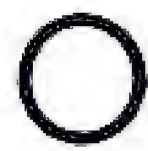


فراست کا قصرِ یقیں لٹ گیا ہے
سرِ شام رزقِ زمیں لٹ گیا ہے
ہمارا اثاثہ یہیں لٹ گیا ہے
ہمیں عزمِ محکم عطا کیجیئے گا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

درِ غیر پر ٹھوکریں کھا رہے ہیں
اشاروں پہ ہم رقص فرما رہے ہیں
تماشا زمانے کو دکھلا رہے ہیں
کریں علم کے شہر سے استفادہ!

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



ہوائے مخالف کے لشکر کھڑے ہیں
فصیلوں کے سارے دیے بجھ چکے ہیں
عزیزوں کے خیمے بھی سب جل رہے ہیں
سروں پر کرم کا رہے شامیانہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

درِ خوف اذہانِ نو میں بھی وا ہے
ہلاکت کا آسیب گھر میں چھپا ہے
طلسمِ شبِ ناروا بولتا ہے
کہاں جائے گا آج دہشت کا مارا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

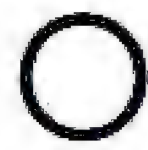


صدی یہ غلاموں پہ کتنی ہے بھاری
تنزل ہے، آقا ﷺ، تسلسل سے جاری
عجب بے حسی کا یہ عالم ہے طاری
عدو چار جانب سے ڈالے ہیں گھیرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مسلماں کا خوں آج ارزاں ہوا ہے
مسلماں ہدف ظلم کا بن رہا ہے
کہ جرمِ ضعیفی سے مقتل سجا ہے
دکھائی نہیں دے رہا کوئی رستہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ امتی آپ ﷺ کا بے زباں ہے
سر شاخ ٹوٹا ہوا آشیاں ہے
پذیرائی کا موسمِ گل کہاں ہے
تصور امامت کا ماضی کا قصہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

معاشی غلامی کی دولت ملی ہے
تشخص کی دنیا بھی اجڑی ہوئی ہے
ہر اک خیر کے کام سے دشمنی ہے
نہیں معتبر آج اپنا حوالہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

○

اندھیروں سے تعمیر ہونے لگے ہیں
اندھیروں سے تحریر ہونے لگے ہیں
اندھیروں سے تعبیر ہونے لگے ہیں
کبھی ہم بھی تھے روشنی کا منارا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

بدن نارسائی کا ہاتھوں میں اپنے
ورق جگ ہنسائی کا ہاتھوں میں اپنے
ہے کاسہ گدائی کا ہاتھوں میں اپنے
ندامت میں ڈوبا ذہانت کا چہرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

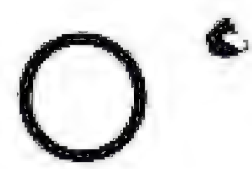


حسد کے علَم آج لہرا رہے ہیں
سلگتے سے لمحے چلے آ رہے ہیں
فریبِ مسلسل بھی ہم کھا رہے ہیں
ریاکار در آئے ہیں بے تحاشا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کوئی ہمسفر ہے، نہ ہے کوئی منزل
نہ ہے کوئی کشتی، نہ ہے کوئی ساحل
طبیعت میں کم ہمتی بھی ہے شامل
اٹھائے ہوئے خود ہیں اپنا ہی لاشہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

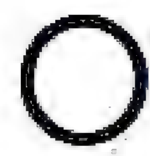


شرف آدمی کا بھلائے ہوئے ہیں
چراغِ عمل بھی بجھائے ہوئے ہیں
کہ ہاتھ اپنے دونوں اٹھائے ہوئے ہیں
ہے کندھوں پہ بے غیرتی کا جنازہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

جہالت کے ہیں داغ اپنی جبیں پر
قدم ڈگمگانے لگے ہیں زمیں پر
پڑی چوٹ پھر آج قلبِ حزیں پر
کریں اپنی امت پہ رحمت کی چھایا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



شب و روز عریانیوں سے عبارت
مہ و سال نادانیوں سے عبارت
تخیل بھی حیرانیوں سے عبارت
نہ علم و عمل پر کسی کو ہے دعویٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مناظر لہو رنگ، دشت و جبل میں
سسکتے ہیں ہم آج دستِ اجل میں
نہیں ولولہ کوئی تازہ عمل میں
قیادت کا ہر خواب بھی ہے ادھورا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

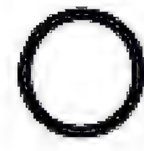


غریقِ ندامت ہے آنکھوں کا پانی
مقدر ہمارا بنی بے زبانی
ابھی چشمِ تر لکھ رہی ہے کہانی
سنیں ہم کہاں تک شبِ غم کا قصہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کوئی پھول شاخوں پہ مہکا نہیں ہے
کوئی چاند آنگن میں اترا نہیں ہے
حوادث کا سورج بھی ڈوبا نہیں ہے
ہے گردابِ غم میں ہمارا سفینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

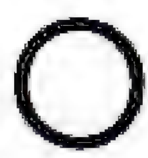


غلاموں کا پھر طاقِ جاں جگمگائے
تمدن کی خوشبو لبوں پر سجائے
مہذب دنوں کی بہت یاد آئے
وہی عہد تھا ہر زمانے سے اعلیٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

بجھے طاقِ جاں میں نہیں روشنی ہی
کہاں کھو گئی ہمسفر جو کبھی تھی
نبی جی ﷺ، نبی جی ﷺ، نبی جی ﷺ، نبی جی ﷺ
ہو ہر سمت خلدِ سخن میں اجالا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



عطا، امن کا، نسلِ نو کو ہو پرچم
سلگتی رہے کب تلک چشمِ پرنم
رکھیں اس کے ہر زخم پر آپ ﷺ مرہم !
کھلے پھول بن بن کے ایک ایک لمحہ !

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

تحمل، تدبر سے عاری عمل ہے
مصائب کا بے آب دشت و جبل ہے
کھڑی سر پہ سرکار ﷺ کب سے اجل ہے
شمیمِ کرم کا کوئی ایک جھونکا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

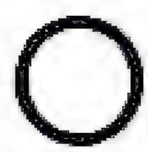


کھلیں پھولِ صلِ علیٰ کے زباں پر
رقم چاند تارے ہوں چرخِ گماں پر
عطاؤں کی رم جھم گرے کشتِ جاں پر
کہ نوکِ قلم پر بھی پھوٹے یہ نغمہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

شریکِ سفر حشر میں بھی قلم ہو
قیامت کے سورج کی حدت بھی کم ہو
کرم ہی کرم آپ ﷺ ہی کا کرم ہو
کوئی آج بھی ابرِ رحمت کا چھینٹا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

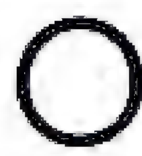


مقدر کے ڈوبے ہوئے ہیں ستارے
بہت دور ہیں عافیت کے کنارے
تفکر سے خالی سخن ہیں ہمارے
کُھلے یا نبی ﷺ! آج ایک ایک نکتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کسے اپنی فریاد جا کر سنائیں
کسے ماجرا اپنے دل کا بتائیں
کسے زخم اپنے بدن کے دکھائیں
کہاں جائیں ہم، یا نبی ﷺ! دل گرفتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



دلِ چاک کی پھر سے بخیہ گری ہو
عزائم کی سینوں میں پھر روشنی ہو
نئی یہ صدی بھی ہماری صدی ہو
پلٹ آئے پھر عظمتِ عہدِ رفتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کرم کیجئے عالمِ جاں کنی ہے
ردائے تشدد سروں پر تنی ہے
کہ صدیوں سے، سرکار ﷺ، جاں پر بنی ہے
عجب کسمپرسی میں ہے ساری دنیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

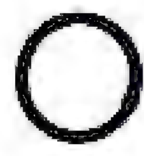


اِدھر بھی، اُدھر بھی، درندوں کے لشکر
برستے ہیں پیہم حوادث کے پتھر
برہنہ سروں پر شفاعت کی چادر
بدل جائے، یا مصطفیٰ ﷺ! گھر کا نقشہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ہے مشعل عمل کی بجھی، یا محمد ﷺ
ہو ہر سمت پھر روشنی، یا محمد ﷺ!
سنیں میری فریاد بھی، یا محمد ﷺ!
کُھلے میرے ہاتھوں میں پرچم دعا کا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

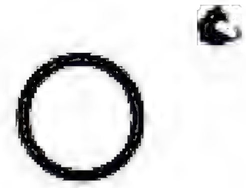


افق تا افق آپ ﷺ کی حکمرانی
کراں تا کراں آپ ﷺ کی راجدھانی
کریں حشر کے بعد بھی پاسبانی
مقدر نہ ہرگز بنے بختِ خفتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

جوانانِ جنت کے سردار ہیں جو
خنک موسمِ صحنِ گلزار ہیں جو
حروفِ وفا کے سزاوار ہیں جو
ملے آپ ﷺ کے اُن نواسوں کا صدقہ!

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

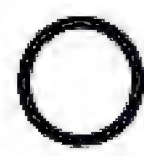


کُھلیں رحمتوں کے دریچے اِدھر بھی
شمیمِ محبت کے جھونکے اِدھر بھی
اِدھر بھی گھٹا آج برسے، اِدھر بھی
کہ سورج نے جھلسا دیا پھر سے چہرہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

مدینہ، جمالِ دلِ عاشقیں ہے
ہوا اس نگر کی بہت دلنشیں ہے
زرِ خاکِ طیبہ ہی نورِ یقیں ہے
کرم کی ردا مانگتا ہے زمانہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

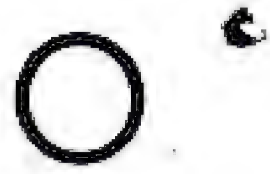


کریں آپ ﷺ صحرا نشینوں پہ سایہ!
کریں آپ ﷺ اجڑی زمینوں پہ سایہ
جلی بستیوں کے مکینوں پہ سایہ
کڑی دھوپ میں کوئی بادل کا ٹکڑا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

رسولِ محبت، کرم کی نگہ ہو
کوئی تو ہماری بھی جائے پنہ ہو
مقدر ہمارا نہ ہرگز گنہ ہو
فقط آپ ﷺ ہی ہیں ہمارا وسیلہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



برہنہ سروں پر کرم کی گھٹا ہو
لبِ خشک پر موج آبِ بقا ہو
ہمیں عفو و رحمت کی چادر عطا ہو
فلک پر تو ہے ان عطاؤں کا چرچا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

تلاشِ سکوں میں یہ نکلا ہوا ہے
مگر ذات اپنی میں بکھرا ہوا ہے
حضور ﷺ، ابنِ آدم کہ بھٹکا ہوا ہے
ملے ابنِ آدم کو نقشِ کفِ پا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

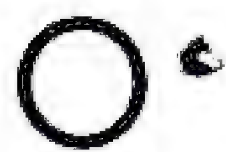


ہدف آسماں کا ہے چھوٹی سی بستی
ہواؤں کے رحم و کرم پر ہے ہستی
تمام اب تو ہو جائے قسمت کی پستی
حصارِ شبِ رنج و غم میں ہے دنیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

رہوں عمر بھر رہگزارِ کرم میں
ہو ایک ایک لمحہ حصارِ کرم میں
مجھے موت آئے بہارِ کرم میں
سروں پر رہے بعدِ محشر بھی سایہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

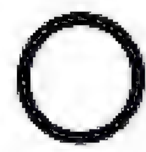


ادھر ہو کرم کی عطا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
حریمِ ادب کی نوا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
چلی آئے بادِ صبا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!
کہ ہے عالمِ حبس میں ایک دنیا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

نہ آلودہ ہو دامنِ دل ہوس سے
لڑوں روز و شب کربلائے نفس سے
رہائی ملے سیم و زر کے قفس سے
کھلے من کے اندر بھی گلزارِ تقویٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



مرا بختِ خفتہ بھی، سرکار ﷺ، جاگے
مقدر کا روشن ستارا نہ ڈوبے
کرم کی گھٹا شہرِ طیبہ سے اٹھے
کیا ہے سپردِ ہوا میں نے نامہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

رقم، تشنہ ہونٹوں پہ، حرفِ دعا ہے
وظیفہ مرا مصطفیٰ ﷺ، مصطفیٰ ﷺ ہے
نبی جی ﷺ! مری بس یہی التجا ہے
پڑے دامنِ دل پہ کوئی نہ دھبہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



سلامت رہے آپ ﷺ کے در سے نسبت
سلامت رہے یہ بہارِ عقیدت
سلامت رہے چشمِ پرنم کی حیرت
سلامت رہے یہ غلامی کا رشتہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

فراقِ مدینہ میں روتا رہا ہوں
میں اشکوں کی مالا پروتا رہا ہوں
دعا کشتِ لب میں بھی بوتا رہا ہوں
دکھا دیجئے یا نبی ﷺ، اپنا روضہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



زرِ آگہی کا خزینہ عطا ہو
کرم کا نبی جی ﷺ! سفینہ عطا ہو
شفاعت کا روشن نگینہ عطا ہو
سپردِ ہوا کر رہا ہوں عریضہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

نقوشِ قدم کا دفینہ بنا دیں
دلِ مضطرب کو مدینہ بنا دیں
کہ سرکار ﷺ اپنا مہینہ بنا دیں
ہے اعزاز میرا غلامی کا پٹکا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

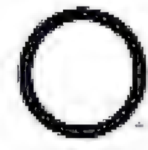


نوائے لبِ بے نوا کا تصدق
خیابانِ غارِ حرا کا تصدق
چمن زارِ حرفِ دعا کا تصدق
جمالِ رخِ شہرِ طیبہ کا صدقہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

فسردہ فسردہ سا رہتا ہے شاعر
ستم آسمانوں کے سہتا ہے شاعر
کہ اپنے ہی اشکوں میں بہتا ہے شاعر
حضور ﷺ آج بھی دیجئے گا دلاسہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



حضور ﷺ، آپ ﷺ ہیں عافیت کے پیمبر ﷺ
عطا پھر ہو حوا کی بیٹی کو چادر
حضور ﷺ آج پہنچا ہے انسان در پر
تلاشِ سکوں میں بھٹکتا بھٹکتا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

قلم حشر کے روز بھی گلفشاں ہو
ورق پر رقم عشق کی داستاں ہو
حضور ﷺ آپ کا مرتبہ کیا بیاں ہو
قدم، بڑھ کے لیتا ہے عرشِ معلیٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

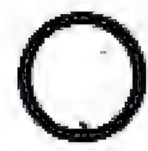


جہاں لمحہ لمحہ برستی ہے رحمت
جہاں ہر قدم پر ملے ایک جنت
جہاں گم ہوئی ہے مری چشمِ حیرت
دکھا دیجئے وہ مقاماتِ اعلیٰ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

حضور ﷺ آپ ﷺ احوال سے باخبر ہیں
غلاموں کے اعمال سے باخبر ہیں
کہ کردار و اقوال سے باخبر ہیں
مقفل نہ ہو آرزوؤں کا رستہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



مرے دامنِ آرزو میں بھی کلیاں
دکھا دیں مجھے پھر مدینے کی گلیاں
مرے لب بھی چومیں وہ مصری کی ڈلیاں
کبھی ہو مری شامِ غم کا سویرا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

کبھی میرے گھر میں بھی تشریف لائیں
نقوشِ قدم روشنی بن کے آئیں
اِدھر جگمگائیں، اُدھر جگمگائیں
مرے دل میں بھی بس رہا ہے مدینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



شہا ﷺ! عمر گذرے ثنا کرتے کرتے
سدا وردِ صلِ علیٰ کرتے کرتے
کہ حسانؓ کی اقتدا کرتے کرتے
ملے نعتِ جامیؒ و سعدیؒ کا لہجہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

ورق پر قلم سر جھکائے کھڑا ہو
مرا نطق قدموں تلے آ پڑا ہو
کرم کا سمندر بڑے سے بڑا ہو
عطا ہو عطا رحمتوں کا خزینہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

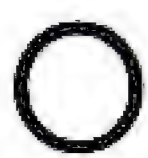


قلم حرفِ توصیف سے آشنا ہو
پرندہ تخیّل کا بھی پرکشا ہو
درِ نور صلِ علیٰ کا کھلا ہو
لکھے وقت پھر روشنی کا وثیقہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

میں رعنائیِ سبز گنبد میں گم ہوں
ازل ہی سے فیضانِ بے حد میں گم ہوں
ریاضِ التجاؤں کے معبد میں گم ہوں
قصیدہ، حضور ﷺ، آج بھی میں نے لکھا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

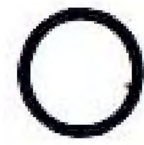


وہ بادل جو رحمت کے دریا بہائے
وہ بادلِ دعا کی جو بوندیں گرائے
وہ بادلِ کرم کہ جو موتی لٹائے
مدینے سے آئے برستا برستا

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

طلب کیجئے مجھ کو بہر سلامی
سجے میرے سر پر بھی تاجِ غلامی
ہوائے مدینہ سے ہو ہمکلامی
عطا ہو قدومِ مبارک کا صدقہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



مرے لب پہ یا مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ ہو
ہر ایک سانس میں نورِ صلِ علیٰ ہو
مری چشمِ تر پھول کا دائرہ ہو
غلامی کا ہو میرے سر پر عمامہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

یہ عاصی گنہ گار کیا لب کشا ہو
مجھے اذن۔ پھر حاضری کا عطا ہو
حضور ﷺ آنسوؤں کی بدن پر ردا ہو
ہو مقبول، سرکار ﷺ، یہ حرفِ گریہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ



خدا سے خدا کی رضا مانگتے ہیں
مہذب دنوں کی فضا مانگتے ہیں
غلامانِ کمتر دعا مانگتے ہیں
ٹلے سر سے یا رب! شبِ سرکشیدہ

سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ
سلامٌ علیکَ ، سلامٌ علیکَ

نعت گوئی رسول اللہ ﷺ سے عشق کا دوسرا نام ہے ایک عاشقِ حضور ﷺ جن کی نعت کے کئی مجموعے آچکے ہیں اب ایک طویل نعتیہ نظم کتابی شکل میں پیش کر رہے ہیں، بابِ طویل کرنے میں کوئی خامی نہیں اگر طوالت اکتا دینے والی کیفیت کی مظہر نہ ہو جس کا شائبہ بھی ریاض حسین چودھری کی کاوش میں نہیں ملتا۔

آدمی اندر سے خوبصورت ہو تو آئینہ بھی گواہی دینے لگتا ہے، میں حسبِ دستور نظم کے کچھ اشعار دے کر پوری نظم کے تاثر میں خلل اندازی نہیں چاہتا لہٰذا نظم آپ کتاب میں پڑھیے اور تائید میری کیجئے، ریاض حسین چودھری واقعی دل کھول کر داد دینے کے لائق ہیں۔

لاہور ۲۱ اگست ۲۰۰۴ء　　مظفر وارثی

یہ بات پہلے بھی کئی بار دہرائی گئی ہے کہ بیسویں صدی کے آخری ربع میں اردو نعت مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے فن کی ایسی ارفع و اعلیٰ جہات سے آشنا ہوئی جو اپنی مثال آپ ہیں۔ نعت کی اس فنی ترقی میں وہ صنفِ سخن جو زیادہ تر زیرِ استعمال رہی وہ غزل ہی کی تھی، یوں اردو اصنافِ سخن میں فن کے طور پر غزل اور موضوع کے طور پر نعت اس ربع صدی کو ایسا میدان عطا کرتی ہیں جس نے آتی صدی کے سخن وروں کے لئے اظہار کا راستہ واضح کر دیا۔

اس دور کو جسے حفیظ تائب ''بہارِ نعت'' سے تعبیر کرتے ہیں اور حافظ لودھیانوی ''نعت کا زمانہ'' کہتے ہیں بنانے میں جن شعرا نے نمایاں طور پر حصہ لیا ان میں ایک نام ریاض حسین چودھری کا ہے، اس عہد کے اکابرینِ نعت میں جاں سپاری، فدویت اور فریفتگی کے جذبات سے سرشار ان کے نعتیہ کلام نے نہ صرف ان کو معروف کیا بلکہ اردو نعت کو بھی ایک دل آویز رخ اور اعتبار بخشا۔

صنفِ نعت سے ان کی غیر متزلزل وابستگی قریب قریب رابع صدی پر پھیلی ہوئی ہے، زیرِ نظر مجموعے سے پہلے اُن کے کئی نعتیہ مجموعے قارئین سے دادِ سخن وصول کر چکے ہیں جن میں ''زرِ معتبر'' ''رزقِ ثنا'' ''تمنائے حضوری'' ''متاعِ قلم'' اور ''کشکولِ آرزو'' شامل ہیں

''سلامٌ علیک'' ان کی نعتیہ کتابوں ہی میں نہیں معاصر نعتیہ شاعری میں ایک قابلِ اعتبار اور بابرکت اضافہ ہے۔

بحیثیت مجموعی ریاض حسین چودھری کی نعت حضور اکرم ﷺ سے اپنی ارادت مندی کے سبب ایک خاص تاثیر کی حامل ہے۔ اس تاثیر کا سبب انکی وہ تخلیقی صلاحیتیں ہیں جو انہوں نے نعت گوئی کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ ان کی نعت میں ذاتی واردات کے علاوہ عصری رجحانات اور احوال بھی نمایاں ہیں جو بین السطور کہیں کہیں ایک استغاثے کا انداز بھی رکھتے ہیں۔ ان کی نعت گوئی کا رجحان اور اسلوب رسمی عقیدت نگاری کی بجائے خالص شعری اور تخلیقی انداز کا حامل ہے اس کی وجہ فنِ شاعری سے ان کی دیرینہ اور مستحکم وابستگی ہے، جذبات کا بہا
ان کی نعت گوئی کا خاص وصف ہے جس کی وجہ سے ان کے
اخلاص اور تاثیر کے اوصاف نمایاں ہیں۔